ٹورانٹو - کنیڈا

پندرہ روزہ

الہلال

قیمت: ۵۰ سینٹ

جلد: ۱۰
شمارہ: ۱۶

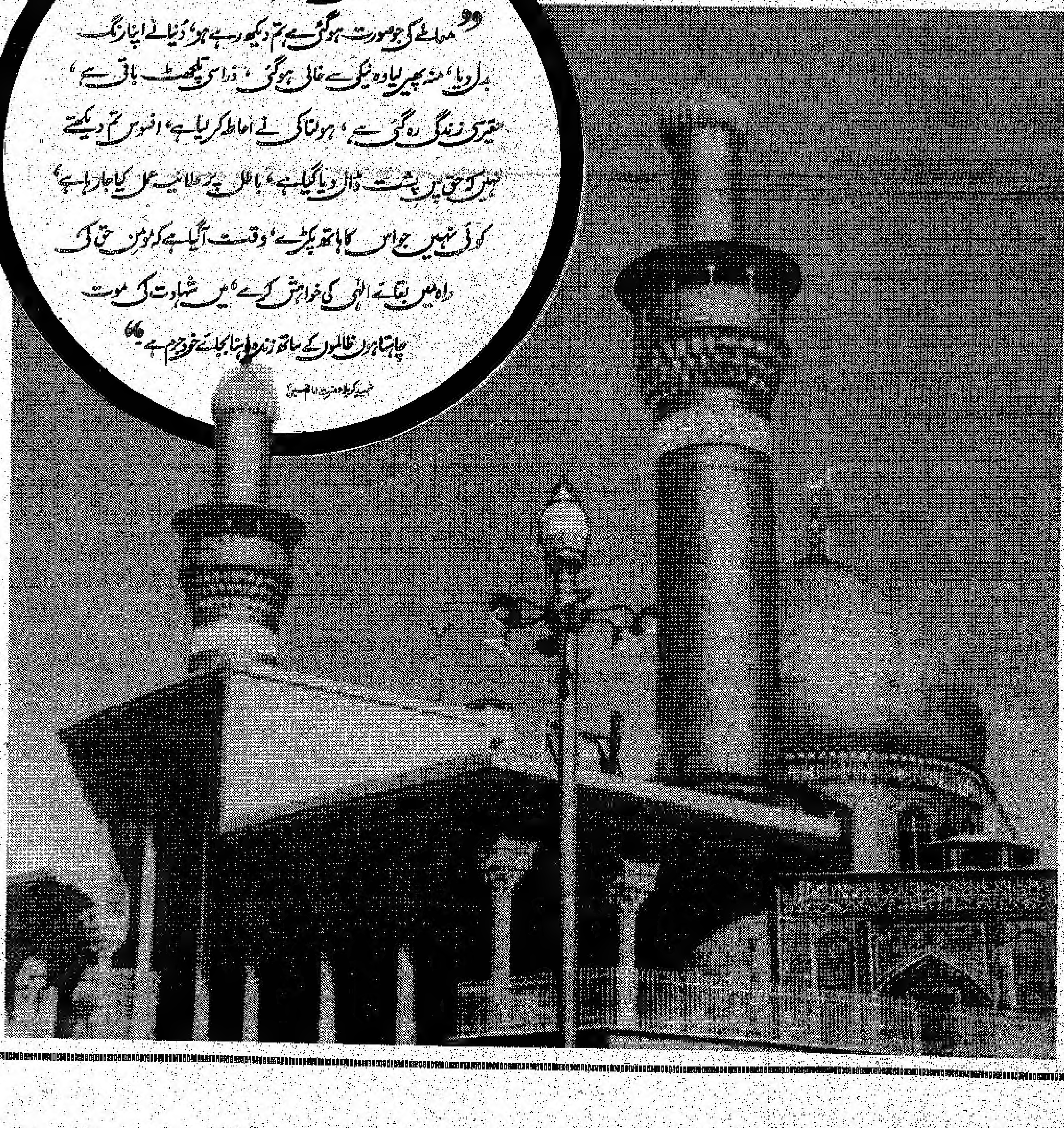
بیرونِ وطن پاکستانیوں کا ترجمان - شمالی امریکہ میں اردو کا سب سے پہلا اور کثیر الاشاعت اخبار

۸ محرم ۱۴۰۲ھ
۵ نومبر ۱۹۸۱ء

کربلا کی آواز

"معاملے کی جو صورت ہو گئی ہے تم دیکھ رہے ہو، دنیا نے اپنا رنگ بدل دیا، منہ پھیر لیا وہ نیکی سے خالی ہو گئی، ذرا سی تلچھٹ باقی ہے، حقیر سی زندگی رہ گئی ہے، ہولناکی نے احاطہ کر لیا ہے، افسوس تم دیکھتے نہیں کہ حق پس پشت ڈال دیا گیا ہے، باطل پر علانیہ عمل کیا جا رہا ہے، کوئی نہیں جو اس کا ہاتھ پکڑے، وقت آ گیا ہے کہ مومن حق کی راہ میں لقائے الٰہی کی خواہش کرے، میں شہادت کی موت چاہتا ہوں، ظالموں کے ساتھ زندہ رہنا بجائے خود جرم ہے۔"

شہید کربلا حضرت امام حسینؑ



قافلۂ شوق اور اس کے راہی

سلام سندی

[illegible]

شفق کا تبصرہ

شامِ شہادت پر

علامہ سیماب اکبر آبادی

شام، کالی شام، اندھی شام، خوف انگیز شام ... بے ضیا، بے نور، وحشتناک، عبرت خیز شام
شام، خونی شام، سونی شام، ظلمت بار شام ... بے نمک، بے رنگ، وحشی، بدنما، بیمار شام
ہیبت افزا، تیرہ تر، سنسان، ہولناک، اداس ... بے صدا، ویراں، بھیانک، حاملِ یاس و ہراس
خاک بر سر، چاک در سینہ، تباہی در کنار ... زخم در دل، رعشہ بر لب، بیقرار و سوگوار
قہر آگیں، ماتمی، غمگیں، بلا اندوز شام ... پر شکن، پرگرد، پرغم، پرالم، پرسوز شام
خونچکاں، خونریز، خوں انگیز، خوں آشام شام ... رنگ، دور، سیاہی، ننگ، ابرِ شام، شام
انتشار آلود زلفیں، تا کمر ڈالے ہوئے ... منفعل نظریں جھکائے اور سر ڈالے ہوئے
سرنگوں، دلگیراں، محجوب، شرمائی ہوئی ... مضطرب، حیراں، پریشاں حال، گھبرائی ہوئی
خون میں اور فلک میں سر تا پا ڈوبی ہوئی ... آگ کے شعلوں میں ہو جیسے فضا ڈوبی ہوئی
دوپہر کے دھوپ میں سوا آتیں جھیلے ہوئے ... خونِ معصومیت کی ہولیاں کھیلے ہوئے
رات بن جانے کی دھن میں وحشی و پر اضطراب ... مضطرب لینے کو رخ پر چاند تاروں کا نقاب
شعلہ برپا جانبِ مغرب رواں ہمہ تیز ... جیسے لشکر حقیقیوں کے خوف سے محو گریز
دوش پر ہر رخ اندھیروں کے بطرحِ ابر شمال! ... چل رہا ہو برق کی رفتار سے پر اشتعال!
دامنِ تاریک پر تصویر جنگ شام کی ... عالمِ خاموشی میں شورش نہاں کہرام کی

ڈوبتے سورج کی تابشیں گرم سے لپٹی ہوئی
یومِ عاشورہ کی لاشیں گرم سے لپٹی ہوئی

میں نے اسکے عکس سے صورت کا اندازہ کیا ... کار زارِ شام کی حالت کا اندازہ کیا
سرزمینِ کربلا پر پڑ گئی میری نظر ... آہ وہ جانسوز منظر، الامان والحذر!
بے سر و مجروح لاشیں، شعلہ افشاں ریت پر ... سو نگھ کر جنکو ہوئے جاتے تھے وحشی، جانور
کوئی اُن پر ماتمی تھا اور نہ کوئی نوحہ خواں ... صرف تنہائی مجاور، بیکسی تھی پاسباں
پوچھتی کس سے کہ ماحول آشنا کوئی نہ تھا ... ایک سناٹا تھا اور اس کے سوا کوئی نہ تھا
ریت کے ذروں سے ایک فریاد نکلی ناگہاں ... نوحہ گستر نوحہ زن، نوحہ طراز و نوحہ خواں

آج اس جنگل میں مہمانِ حجازی لٹ گیا ... شام کے میدان میں مکے کا غازی لٹ گیا
لٹ گیا طیبہ کا اک شاداب بستانِ زماں ... لٹ گیا ملکِ عرب کا اک مقدس کارواں
مہر بر لب یہ زمین و آسماں دیکھا کئے ... ایک ہی انداز سے دونوں جہاں دیکھا کئے
چاند تارے، شمس و مریخ و زحل بھی چپ رہے ... نہر و دریا، دشت و گلزار و جبل بھی چپ رہے

پھر اداسی عرصۂ مقتل میں یکسر چھپ گئی
خامشی اُمڈی تو ذروں کی زباں پر چھا گئی

اجتماعِ اولیا و انبیا بھی چپ رہا! ... خود رسول اللہ بھی، ان کا خدا بھی چپ رہا!
قدسیانِ عرش بھی خاموش، رحمت بھی خموش ... بزمِ موجودات بھی خاموش، قدرت بھی خموش
تین دن سادات پر مشقِ جفا ہوتی رہی ... کار فرما اک مشیت کی ادا ہوتی رہی
رفتہ رفتہ رہ گئے میکش، نہ ساقی رہ گیا ... ہو گئے راہی بہتر ایک باقی رہ گیا
لے گئے لشکر کے اسیر اسکو بھی غدارانِ شام ... ایک دن کی ہے یہ تاریخِ مسلمانانِ شام
دین بھی اس روداد غم پر خون رو کر رہ گئی ... خون رو کر رہ گئی، خاموش ہو کر رہ گئی!
اب کھلا کچھ راز مجھ پر گردشِ ایام کا ... اب بھی رنگ کیوں بگڑا ہوا تھا شام کا
ہو رہیں تیرہ سو برس سے ان شفق کی اس ... تیرے دل میں ہے شہیدوں کا لہو، سرخی نہیں
شام کے ہمراہ صبحِ حشر تک روز آؤں گی ... سرخ لعنت شامیوں کی خاک پر برساؤں گی
خونِ دامن خونچکاں، خوں آزما پھرتی ہوں میں ... اپنے سینے میں چھپائے کربلا پھرتی ہوں میں
حشر ہو تو خونِ ناحق کی نبض میں بھی گواہ ... پیش کر کے خوں بہا مانگوں برنگِ دادخواہ

اس طرح شاید بسکے آرزو کرتے ہے مجھے
یہ "شہادت" کی شہادت سرخرو کرتے ہے مجھے

شہادتِ حق

چودھری افتخار احمد

[illegible]

شہادت اپنے خون سے بھرتے رہے اپنے

ھل سے بھرتے رہے اپنے جان و مال

سے بھرتے رہے اس مرحلے تو برابر کوتاہی

تمام نیکیوں کو بے جان کر دے گی

تم ایک اُمتِ وسط ہو اور تمام

دُنیا کے انسانوں پر شہادت

حق دینے کے لئے اٹھائے گئے ہو

[illegible]

پاکستان سے جنگ نہ کرنے کے معاہدہ کیلئے وزیر اعظم مسز گاندھی کی نئی شرائط

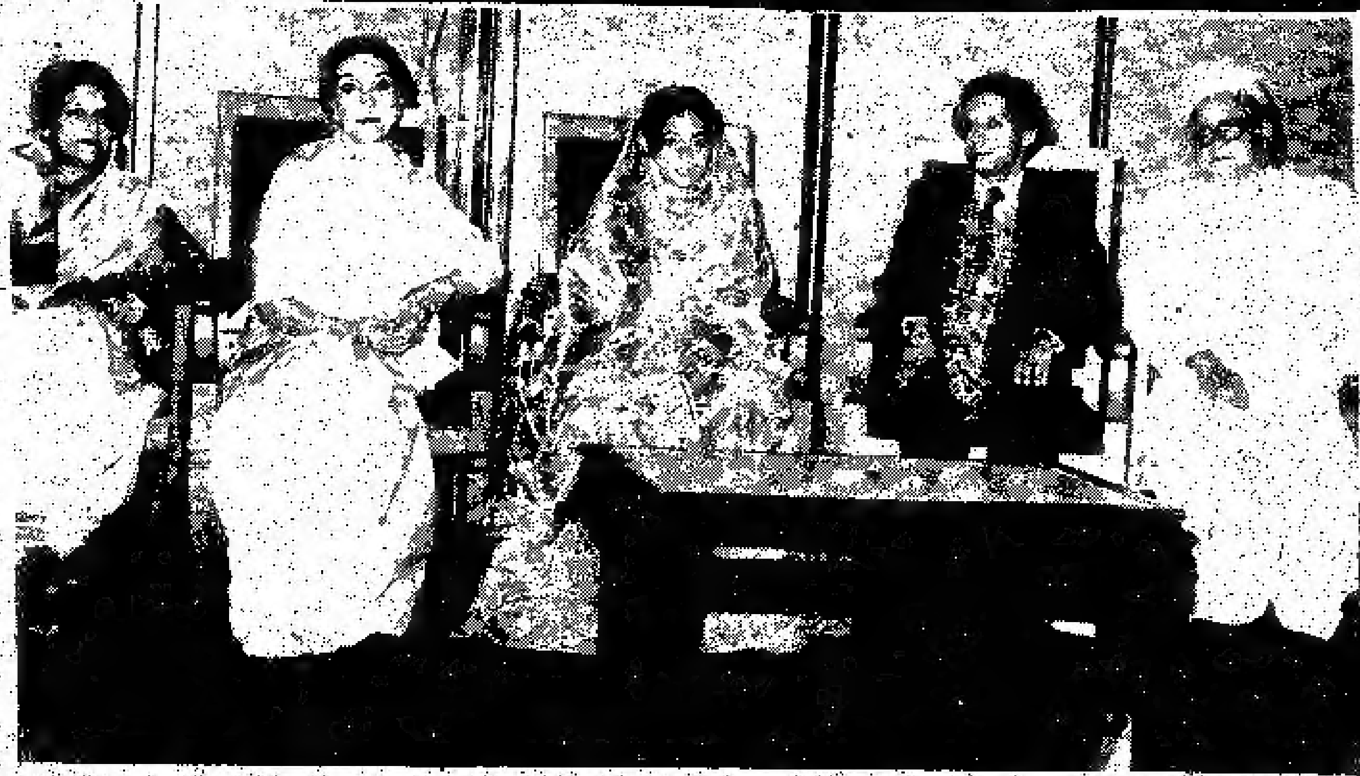
سابق وزیر اعظم کی طرف واجب الادا ۳۲ لاکھ ۸۰ ہزار روپے انکم ٹیکس

بیگم نصرت بھٹو کی درخواست کی سماعت ملتوی کر دی گئی

ہمیں مزید وقت ضائع کئے بغیر جمہوریت کی طرف گامزن ہو جانا چاہیئے

پاکستان میں ۱۹۵۰ سے ۱۹۷۰ تک جمہوریت نہ تھی : میاں ممتاز دولتانہ

مولانا مودودی کی رہائش گاہ پر اسلامی تحقیقاتی سنٹر نہیں بن سکتا : فاروق



خواجہ خیر الدین کے بیٹے القرا کی عائشہ کے ساتھ شادی کے سلسلہ میں دیئے گئے استقبالیہ میں (دائیں سے) خواجہ خیر الدین، دولہا، دلہن، بیگم نصرت بھٹو اور بیگم خواجہ خیر الدین۔

پولینڈ نے پاکستان کو جہازوں کی ڈیلیوری روک دی

...کے سمجھوتہ کے تحت آٹھ جہازوں میں سے پہلے دو جہاز گذشتہ مارچ میں پاکستان کو ملنے چاہئیں تھے

پولینڈ کی طرف سے نقد رقم کا مطالبہ

ناہید کھوکھر کو ۱۴ سال سزائے قید

چوہدری نور حسین کی دوبارہ گرفتاری

پاکستانی کرکٹ ٹیم آسٹریلیا روانہ ہوگی

جبر و استبداد اور استحصال کیخلاف جدوجہد کا نام حسینیت ہے

بریڈ فورڈ میں امام بارگاہ کے افتتاح کے موقع پر مصطفیٰ کھوکھر کی تقریر

مجاہدین خلق نے بس کو آگ لگا دی

تین راکٹ پاکستانی علاقے میں گرنے سے ایک خاتون زخمی ہو گئیں

افغان خلاف ورزی کے جواب میں پاکستانی فوج کی کارروائی

راولپنڈی (ر) ——— وزارت دفاع کے ترجمان کے اعلان کے مطابق پانچ افغان لڑاکا طیارون نے آج صبح باجوڑ ایجنسی میں پاکستان کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کی [illegible]

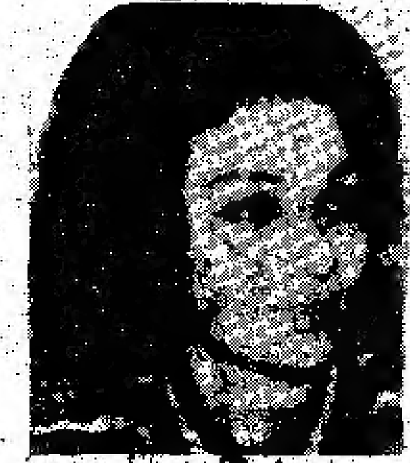
[illegible]

صدر سادات کے قاتل کو ہلاک کر دیا گیا

[illegible]

فرح دیبا نے امریکی سفارتخانے میں پناہ حاصل کرنے کی کوشش کی تھی

اشرف پہلوی نے قاہرہ سے بھاگنے کے لیے امریکی ہوٹ پر بشوت پیش کی دوستی وان چلے گئے



فرح دیبا

راولپنڈی ——— (ریڈیو رپورٹ منقیل احمد) مصر میں کل کے خونی واقعے کے بعد پہلوی خاندان کی کیا سرگرمیاں رہیں [illegible]

[illegible]

فلمی اداکاروں کے خلاف مختلف الزامات کے تحت عدالتوں میں مقدمات

جن اداکاروں کے خلاف مقدمات زیر سماعت ہیں ان میں شبنم، زیبا، آغا طالش اور فردوس شامل ہیں











لاہور ——— (خاف رپورٹر) مختلف عدالتوں میں بعض فلمی اداکاروں کے خلاف مختلف الزامات میں مقدمات ایک عرصے سے زیر سماعت ہیں۔ ان میں سے بعض فلمی اداکاروں کے [illegible]

[illegible]

پاکستان کا مطلب کیا؟

اسلام آباد ——— (پی پی) معروف شاعر [illegible] نے دعویٰ کیا ہے کہ مشہور نعرہ "پاکستان کا مطلب کیا لا الٰہ الا اللہ" [illegible]

[illegible]

حکومت فنکاروں کو اپنی نگرانی میں غیر ممالک میں بھیجے: مہدی حسن

لاہور ——— گلوکار مہدی حسن نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ بیرون ملک جانے والے فنکاروں کو حکومت اپنی نگرانی میں باہر بھیجے [illegible]

[illegible]

ایوان صدر کی تعمیر کا بیشتر کام مکمل ہو گیا

اسلام آباد ——— [illegible]

[illegible]

مجیب کی گرفتاری کمال حسین کی مخبری سے ہوئی

بنگلہ دیش کے انتخابی جلسوں میں الزام

ڈھاکہ ——— [illegible]

[illegible]

میاں طفیل محمد کی صدر جنرل ضیاء سے ملاقات

اسلام آباد [illegible]

پاکستان میں ۲۱ غیر ملکی بینکوں کی شاخیں کھلیں گی

کراچی [illegible]

پندرہ روزہ

ٹورانٹو کینیڈا

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ
سنو اور جو اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے (القرآن)

شہادتِ حسینؓ

آج یوم حسینؓ ہے۔

مسلمانانِ عالم نواسۂ رسولؐ کی تاریخ ساز شخصیت سے عقیدت و محبت کا اظہار کر رہے ہیں۔

جگر گوشۂ بتولؓ کے دلدوز قتل اور اہلِ بیت اطہار کی بے سروسامانی کو یاد کر کے رو رہے ہیں۔

اے سوگوارانِ حسینؓ!

اے عقیدت کیشانِ آلِ محمدؐ!

اے نیازمندانِ دینِ حنیف!

حسینؓ کا خون آج ہم سے اظہارِ غم کے سوا کچھ اور بھی مطالبہ کرتا ہے۔

ہمارے نالہ و گریہ ماتم اور سوگ کے ماسوا بھی اس کے کچھ تقاضے ہیں۔

حسینؓ کی فضیلت اور عظمت اور سربلندی کا فیصلہ دینے والے ہم کون؟ یہ فیصلہ تو اس نے دے دیا جس سے حسینؓ نے جان و مال کے بدلے ساری رحمتیں سمیٹ لینے کا سودا کیا تھا اور کیا اچھا سودا کیا تھا!

خونِ حسینؓ تو صدیوں سے متواتر پکار پکار کر پوچھ رہا ہے ــــ ہے کوئی جو ایسا سودا کر کے دکھائے؟

یہ خونِ حسینؓ ہی کی نہیں اسلام کی پکار ہے اور افسوس یہ ہے کہ آج دنیا میں حسینؓ کی یاد منانے والوں کی تو کمی نہیں ہے۔ اسلام کا دعویٰ کرنے والے ہر جگہ مل جاتے ہیں لیکن اس سوال کے جواب میں لبیک کہنے والے نہیں ملتے۔

حسینؓ نے جس نظام کے خلاف علمِ جہاد بلند کیا تھا، وہ آج بھی مختلف روپ دھارے دنیا میں دندنا رہا ہے۔ انسان پر انسانوں کی حکمرانی اسی طرح قائم ہے۔ افراد ہی نہیں قومیں ایک دوسرے کے استحصال میں مصروف ہیں۔ اللہ اور اس کے رسولؐ کے جس دین کو حسینؓ اور ان کے مٹھی بھر ساتھیوں نے اپنے خون سے سینچا تھا۔ اس کو داستانِ پارینہ قرار دیا جاتا ہے۔ سیادت اور قیادت کے منصب کیلئے حسینؓ نے جس معیارِ تقویٰ کو منوانے کے لئے جان کی بازی لگائی تھی، اس کا پتہ ذکرِ حسینؓ کی مجلس کے باہر کہیں نہیں ملتا۔

ہم حسینؓ کا ذکر تو کرتے ہیں۔ مگر حسینؓ کے مشن کو بھول گئے ہیں۔ کہنے کو تو ہم آج بھی کہتے ہیں کہ حسینؓ کا ہدف یزید کی ذات نہ تھی۔ ان کا مقصود تختِ خلافت نہ تھا۔ وہ تو حقیقت میں ظلم و جبر اور فسق و فجور پر مبنی اس نظام کے مخالف تھے جس کی علامت یزید تھا۔ وہ اتنی طاقت نہ رکھتے تھے کہ اس نظام کو بدل کر رکھ دیتے۔ لیکن اتنی ہمت ضرور رکھتے تھے کہ اس نظام کے مفاسد کو ہمیشہ کے لئے واضح کر کے رکھ دیں۔ اور اس مقصد میں انہیں وہ کامیابی نصیب ہوئی کہ وہ خود ایسے ہر نظام کے خلاف حق کی علامت بن گئے۔ اور اپنی شہادت سے امت کے لئے یہ وصیت تحریر کر گئے کہ ظلم اور بے انصافی، بے دینی اور فسق و فجور کے خلاف جدوجہد ہر مسلمان کی زندگی کا پہلا اور آخری مقصد ہے۔

اس جدوجہد کے لئے مال و متاع کی شرط ہے، نہ کثرتِ ہجوم کی اس لئے آج اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ ہم اسوۂ حسینؓ پر چلنے سے اس لئے معذور ہیں کہ ہمارے پاس وسائل نہیں یا لشکر نہیں، تو وہ کربلا کے پیغام سے نابلد ہے۔ یہ اپنے ایمان کی کمزوری پر پردہ ڈالنے کی کوشش کے سوا کچھ نہیں۔ ہم تو اس راستے سے اتنا دور ہٹ گئے ہیں کہ اجتماعی نظام میں حق کو بالادست کرنا تو کجا، اپنی انفرادی زندگی کو بھی تقویٰ کی طرف مائل نہیں کر سکتے۔

آئیے، آج حسینؓ کو یاد کرتے وقت ہم اور کچھ نہیں تو اتنا ہی عہد کر لیں کہ اپنے ذہن کو اپنی عادات و اطوار اور اپنے معاشرتی رویے کو اپنی ذات کی حد تک ہی اس دین کا پابند کر لیں گے جس کی سربلندی کے لئے حسینؓ نے سر دیا تھا۔

مسلمانوں کی دولت اور امریکی ریت!

امریکہ کی ریاست اوہایو سے ایک خبر موصول ہوئی ہے کہ ریت اور بجری کی سپلائی کرنے والی ایک امریکی کمپنی کو سعودی عرب کے کسی رئیس کی طرف سے فوری ریت کی فراہمی کا حکم ملا ہے۔ یہ ریت ان سعودی شیخ صاحب کے پیراکی کے تالاب میں تقطیر کے لیے استعمال کی جائے گی۔

یہ چھوٹی سی خبر ایک اخبار کے آخری صفحے پر غیر اہم سے انداز میں چھپی ہے۔ مگر توجہ طلب ہے۔ اس قسم کی خبریں سعودی عرب کے بارے میں اچھا تاثر نہیں دیتیں اور عالمِ اسلام میں پڑھی تاسف اور رنج سے پڑھی جاتی ہیں۔ ان خبروں پر ملال اس لیے محسوس کیا جاتا ہے اور بجا طور پر کیا جاتا ہے کہ اللہ نے مسلمانوں اور عربوں کو خستگی، پسماندگی اور افلاس کے دور کے بعد زمانے میں اپنی قدرت سے غیب کے خزانے زمین سے اگل کر دولت سے سرفراز کیا۔ اور اس دولت کو اس بیدردی سے اور ایسے الٹے تلوں میں اغیار کے ہاتھوں لٹایا جا رہا ہے۔ یہ کون سعودی رئیس ہیں کہ جن کے احساسِ کمتری کے مارے ہوئے ذہن کو صحرائے عرب کی ریت بھی نہ بھائی اور وہ امریکہ سے ریت درآمد کر رہے ہیں اور وہ بھی کس لیے؟ سوئمنگ پول کا پانی چھاننے کے لیے ــــ!

سعودی عرب میں پانی پٹرول سے مہنگا ہے۔ پینے تک کے لیے پانی بیرونی ملک سے بھاری قیمت ادا کر کے درآمد کیا جاتا ہے۔ جس ملک میں کروڑوں ڈالر سالانہ کے اسراف سے پانی درآمد کیا جاتا ہو اور بمشکل کھانے پینے اور نہانے کے لیے میسر آتا ہو وہاں سوئمنگ پول "اگر چہ کہ تماشہ دیکھے" سوالیہ نشان ہے۔ اور جس ملک میں ریت کے سوا سطحِ زمین پر کچھ نہ ملتا ہو وہاں دوسرے ملکوں سے ریت درآمد کرنا بھی ایک طرفہ تماشا ہے۔ ہم سعودی حکومت سے گزارش کریں گے کہ خدارا یوں تو عالمِ اسلام کی جگ ہنسائی پوری دنیا میں نہ کرایئے۔ آنکھیں کھولیے اور دیکھیے کہ یہ امریکی گدھ کس کس طرح سے نوچ کھسوٹ کر سعودی عرب کی دولت لیے چلے جا رہے ہیں۔ اوّل تو ریت کی درآمد ہی مضحکہ خیز ہے اور اگر یہ عیاشی بہت ہی ناگزیر تھی تو ریت کیا امریکہ ہی سے درآمد کرنا ضروری تھی؟ کیا کسی مسلمان ملک کی ریت امریکی ریت سے کچھ کم تر مقوی ہوتی ہے؟ جب اللہ کی طرف سے مسلمانوں کو دی ہوئی دولت یوں امریکی ریت کے مول تول میں لٹائی جائے تو کیسا بڑا المیہ ہے! کیا سعودی عرب میں کوئی آنکھ کوئی کان اور کوئی دماغ کھلا نہیں ہے جو اس المیے کی سنگینی کو ٹھیک ٹھیک جانچ سکے۔

کویت پر فضائی حملہ کس نے کیا؟

ایرانی مجلس کے صدر نشین حجت الاسلام ہاشمی رفسنجانی نے انکشاف کیا ہے کہ گزشتہ ہفتے کویت کی تیل کی تنصیبات پر حملہ امریکہ نے کرایا تھا اور اس کا مقصد یہ تھا کہ سعودی عرب کو اواکس طیاروں کی فروخت کی منظوری دینے کے لئے کانگریس پر دباؤ ڈالا جائے اور حملے کی ذمہ داری ایران پر ڈال دی جائے تاکہ سعودی عرب کو اواکس طیاروں کی فروخت کا جواز پیدا کیا جا سکے۔

جناب ہاشمی رفسنجانی نے امریکہ پر جو الزام لگایا ہے کہ اس نے یہ حملہ محض اس لیے کرایا ہے کہ سعودی عرب کو اواکس طیاروں کی فروخت کی منظوری دینے کیلئے کانگریس پر دباؤ ڈالا جا سکے اور سعودی عرب کو ان طیاروں کی فروخت کا جواز پیدا کیا جا سکے تو یہ الزام ایران پر عائد کیے جانے والے الزام سے زیادہ مستحکم معلوم ہوتا ہے کیونکہ جس طرح حالات اور پس منظر کی گواہی ایران پر حملے کے الزام کے خلاف نظر آتی ہے اس کے برعکس حالات کی گواہی امریکہ پر اسی طرح کے الزام کی توثیق کرتی دکھائی دیتی ہے۔ یہ واقعہ ہے کہ ریگن انتظامیہ نے مشرقِ وسطیٰ کے تیل کے سلسلے میں خالصتاً امریکی مفاد کے تحفظ کی خاطر ہی سعودی عرب کو اواکس طیاروں کی فروخت کا معاہدہ کیا تھا مگر امریکی کانگریس میں یہودی لابی کے دباؤ کی وجہ سے اس فیصلے کی منظوری حاصل کرنا دشوار محسوس ہو رہا تھا۔ ریگن انتظامیہ کو مشرقِ وسطیٰ میں اپنے بہی خواہ ملک میں اپنی ساکھ برقرار رکھنے کے لئے اس معاہدے کی حمایت میں کانگریس کو ہموار کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ کرنا تھا اور اسی کچھ نہ کچھ کی ذیل میں یہ سازش ہوئی کہ امریکی طیارے کویت کی تیل کی تنصیبات پر حملہ کریں۔ امریکی سیاست کے احوال اور واقعات کو پیشِ نظر رکھا جائے تو جناب ہاشمی رفسنجانی نے امریکہ پر جو الزام لگایا وہ بہت منطقی اور درست معلوم ہوتا ہے ــــ!

روزنامہ جسارت کراچی

حکایاتِ عزیمت

سید رفعت عالم

جب امسعود کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر ۱۴۵ھ میں محمد نفس ذکیہ نے عباسیوں کے خلاف علمِ بغاوت بلند کیا تو امام مالکؒ نے بھی ان کی حمایت کی۔ لوگوں نے کہا کہ ہم نے تو منصور کی بیعت کی ہے ہم اس کو کیسے توڑ سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا منصور نے خلافت کے لیے جبراً بیعت لی ہے اور جس کام پر جبر کیا جائے وہ شریعت میں نافذ نہیں۔ حدیث میں ہے کہ اگر جبراً کسی سے طلاق دلائی جائے تو وہ واقع نہ ہوگی۔ [illegible]

خلیفہ منصور کے چچا زاد بھائی جعفر مدینہ کا گورنر تھا۔ اس نے امام مالکؒ کو حکم دیا کہ طلاقِ جبری کے عدم وقوع کا فتویٰ نہ دیں لیکن امام مالکؒ بدستور فتویٰ دیتے رہے۔ [illegible]

[illegible]

اسپین کے سلطان حکم بن ہشام نے اپنے عہدِ حکومت میں ایک عظیم الشان محل بنوانے کا خیال کیا۔ محل کے باغات کے لیے جگہ کی ضرورت تھی۔ اس جگہ میں ایک بڑھیا کی زمین بھی تھی۔ سلطان نے اس زمین کو خریدنا چاہا مگر بڑھیا نے فروخت کرنے سے انکار کر دیا۔ سلطان نے زبردستی بڑھیا کی زمین پر قبضہ کر لیا اور محل اور باغات تعمیر کرائے۔

بڑھیا قاضی کی عدالت میں حاضر ہوئی اور سلطان کے خلاف مقدمہ دائر کیا۔ [illegible]

[illegible]

تب قاضی نے کہا:

"امیر المومنین! ایک بوری مٹی کا بوجھ تو آپ سے اٹھایا نہیں جاتا۔ قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ کے حضور اس زمین کا حساب ہوگا تو آپ اس غریب بڑھیا کی زمین کا بوجھ کیسے اٹھائیں گے جو آپ نے زبردستی اس سے چھین لی ہے؟"

سلطان قاضی کی بات سن کر رو پڑا۔ [illegible] وہ محل اور اس کے ساتھ کے باغات جو اس زمین پر بنائے گئے تھے، بڑھیا کو واپس کر دیئے اور قاضی کی جرأت کی تعریف کی۔ [illegible]

تازہ بہ تازہ، نو بہ نو

مانک خصوصی



اشفاق احمد

خسرو خان نے مسلمان علما پر ظلم و ستم کے دروازے کھولے تو بالخصوص سیکنڑوں گھرانے دلی کی سکونت ترک کر کے دیپالپور میں آباد ہو گئے۔ جہاں انہوں نے ایسی علمی درسگاہ کی بنیاد ڈالی جہاں دینی علوم کے علاوہ فلسفہ، مابعد الطبعیات اور فلسفہ یونان کے انتقاد کا معقول انتظام تھا۔ ایران، افغانستان، توران، بلاد روم اور ترکستان کے طالب علم ان درسگاہوں میں تعلیم کی غرض سے آتے تھے اور گوہر مقصود سے جھولیاں بھر بھر واپس لوٹتے تھے۔

انگریزی محاورے کے مطابق جس طرح خیرات گھر سے شروع ہوتی ہے۔ اسی طرح اشفاق احمد نے تحقیق بھی گھر سے شروع کی ہے۔ اشفاق احمد کے مذکورہ بالا مختصر اقتباس میں بیک وقت برصغیر کی سیاسی، علمی اور معاشرتی تاریخ جلوہ گر نظر آتی ہے۔ انداز بیان خالص علمی ہے۔ کہیں افسانوی اسلوب کی جھلک نظر نہیں آتی۔ ہم اشفاق احمد کو تہ دل سے مبارک باد پیش کرتے ہیں کہ وہ اردو تحقیق میں ایک مستند داستان کی داغ بیل ڈال رہے ہیں۔

[illegible]

پیکر جمیل

فیصل آباد کے ادیب [illegible] "پیکر جمیل" کے عنوان [illegible] سیرت طیبہ [illegible] طرز پر قلم کیا ہے [illegible]

ڈاکٹر رالف رسل لاہور میں

[illegible]

حرف دل رس

ممتاز شاعر شان الحق حقی کا تازہ شعری مجموعہ "حرف دل رس" ان دنوں طباعت کے مراحل میں ہے۔ باوثوق ذرائع کے مطابق اس کی کتابت مکمل ہو چکی ہے اور اب یہ عنقریب شائع ہو رہا ہے۔

دو نئی کتابیں

عبداللہ حسین کا نیا ناول "قید" اور "رات" [illegible] کا جلد منظر عام پر آ رہے ہیں۔ انہیں بالترتیب [illegible] فیروز سنز لاہور نے شائع کیا ہے۔

عبدالعزیز خالد پر دین رقم ہو گئے

حال ہی میں خواجہ عبدالعزیز خالد کی دو کتابیں شائع ہوئی ہیں جن کی کتابت انہوں نے خود کی ہے یہ کتابت ان کی خوشنویسی سے [illegible] بعض لوگوں کا خیال ہے عبدالعزیز خالد شاعر کے ساتھ ساتھ خوشنویس کی حیثیت سے بھی ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔ [illegible] عبدالعزیز خالد کو طرح طرح کے خطابات سے نوازا گیا ہے۔

موصوف زوال کی منزلیں طے کرتے ہوئے ادیب ہو گئے!

ایک صاحب نے انہیں حافظ [illegible] کا اور دوسرے صاحب نے انہیں پر دین رقم کا خطاب دیا ہے۔ ایک تیسرے صاحب نے انہیں [illegible] کا خطاب دیا ہے [illegible] اور داکٹر [illegible] کے سیکرٹری جنرل [illegible] کتابت کا شوق [illegible] زوال کی منزلیں طے کرتے ہوئے ادیب ہو گئے [illegible] بعض لوگوں نے خالد صاحب [illegible] کتابت کے نسخ کیا ہے۔

حساب کتاب

ممتاز افسانہ نگار خاتون بشریٰ رحمن نے حال ہی میں ایک ضخیم ناول "بت شکن" تصنیف کیا ہے جسے وطن دوست لمیٹڈ، لاہور نے شائع کیا ہے۔ اس ضخیم ناول کی قیمت فقط ۲۴۰ روپے ہے جو ناشر کے مطابق صرف طباعت و اشاعت کی لاگت ہے۔ ناول چاہے دلچسپ ہو یا نہ ہو اس کے گرد پوش پر ناشر نے حساب کتاب کے تحت اخراجات وغیرہ کا جو گوشوارہ پیش کیا ہے۔ وہ ضرور دلچسپ ہے۔ ہم اس دلچسپ اور ناشر یا مصنف کی سادگی کو نذر قارئین کرتے ہیں:

کاغذ	۱۵,۰۰۰.۰۰
کتابت	۸,۰۰۰.۰۰
طباعت	۳,۵۰۰.۰۰
جلد بندی	۸,۰۰۰.۰۰
ڈسٹ کور	۲,۵۰۰.۰۰
نذرانہ مہتمم	۵,۰۰۰.۰۰
اشتہارات	۲,۰۰۰.۰۰
خرچہ ڈاک و دفتر	۲,۰۰۰.۰۰
	۴۵,۰۰۰.۰۰
نذرانہ کتاب فروشاں	۱۹,۰۰۰.۰۰
(پچیس فیصد)	۶۴,۰۰۰.۰۰
ایک ہزار کتاب	۶۴,۰۰۰.۰۰
فی کتاب	۶۴ روپے
مصنف کا صلہ	آپ کا ستائش

افغانی اور ایک عدد BRASH میں آ گئے ہیں۔ اور وہ واپس جانے کا ارادہ نہیں رکھتیں۔ یہاں ملازمتی روزگار میں ہیں۔ لیکن یہاں خوشنودی حاصل کرنے کے لیے نہایت بھیانک قسم کے بیانات دے رہی ہیں۔ [illegible] REFUGEE [illegible]

[illegible]

فہمیدہ ریاض کی اس بات کو بھارت کے مسلمانوں نے خواہ وہ کسی بھی عقیدہ یا سیاسی نظریے سے تعلق رکھتے ہوں پسند نہیں کیا [illegible]

[illegible]

قرۃ العین حیدر

"فہمیدہ ریاض بھارت کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے نہایت بھیانک قسم کے بیانات دے رہی ہیں"

— قرۃ العین حیدر

[illegible]

مغرب میں اردو مشاعرے + افراد و واقعے، فاصلے



[illegible]

سفر در سفر در سفر

[illegible]

غزل

انجم شادانی (بھارت)

کہاں ہے منزلِ جاں رہگزر کہاں تک ہے
یہ زندگی کا سفر ہے مگر کہاں تک ہے

تمام عمر اسی امتیاز میں گزری
شبِ سیاہ کہاں تک سحر کہاں تک ہے

وہ دور رہ کے بھی گم تھے قریب آ کے بھی گم
یہ سوچتا ہوں کہ حدِ نظر کہاں تک ہے

لبوں پہ آہ نہ آنکھوں میں نام کو آنسو!!
فسانۂ غمِ دل مختصر کہاں تک ہے

ترے خیال میں دنیا کا ساتھ چھوٹ گیا
یہ دیکھنا ہے کہ تو ہمسفر کہاں تک ہے

کہا ہے سب نے محبت کو دردِ سر لیکن
یہ دردِ سر ہے تو یہ دردِ سر کہاں تک ہے

حدودِ ہوش سے آگے نکل کے بھی انجمؔ
خبر نہیں کہ جنوں راہبر کہاں تک ہے

ادب و ثقافت

ترتیب: سجاد حیدر

انتظار حسین

گفتگو

طاہر مسعود

س:- کچھ عرصہ قبل سلیم احمد نے ادب کی موت کا اعلان کیا تھا، اگر آپ اس اعلان کی تصدیق کرتے ہیں تو ادب کی موت کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے؟ خود ادیب پر یا قاری پر؟

ج:- میں اس مفروضے کو درست نہیں سمجھتا۔ ممکن ہے کہ سلیم احمد کہتے ہیں ادب مر چکا ہو، میرے لئے نہیں مرا بلکہ شاید پورے معاشرے کے لئے ادب مر چکا ہے۔ بیشتر ادیب کے لئے اب مسئلہ نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ معاشرہ اتنا بے حس ہو گیا ہے کہ اب خون بھی بہہ جائے تو اس کے لئے کوئی معنی نہیں رکھتے لیکن میری ذاتی کوشش ہے کہ ادب اس معاشرے کے لئے ایک بامعنی ذریعہ اظہار بنا رہے۔

س:- سوال تو یہی ہے کہ معاشرے کے لئے ادب بے معنی کیوں ہو گیا؟ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ ادیب نے اجتماعی مسائل سے خود کو الگ تھلگ کر لیا اور اپنے ذاتی مسائل کو ادب میں جگہ دینے لگا تو معاشرے کی دلچسپی ادب سے ختم ہو کر رہ گئی؟

ج:- ممکن ہے ادیب کا یہ عمل ہو، لیکن اس نے معاشرے کو بے حس دیکھ کر اپنا مخاطب خود اپنے آپ کو بنا لیا ہو۔ چیخوف نے ایک کوچوان کی کہانی لکھی ہے جس میں بتایا ہے کہ کوچوان کا بیٹا مر گیا ہے۔ وہ بار بار اپنی سواریوں کو اس سانحے کے بارے میں بتانا چاہتا ہے لیکن سواریاں اپنے اپنے مسائل و موضوعات پر محو گفتگو ہیں۔ جب کوچوان کسی سواری کو بھی اپنے آپ میں دلچسپی لیتے نہیں پاتا تو اپنے گھوڑے سے بتاتا ہے کہ اس کا بیٹا مر گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ایک بے حس معاشرے میں ایک ادیب گھوڑے سے خطاب کرتا ہے۔

س:- بحیثیت ادیب آپ کس سے خطاب کرتے ہیں؟

ج:- میں چڑیوں اور درختوں سے باتیں کرتا ہوں۔ ممکن ہے میرے نزدیک چرند اور درخت انسانوں سے زیادہ زندہ ہیں اور ان کے ساتھ ابلاغ کا کوئی مسئلہ مجھے درپیش نہ ہو۔ جب معاشرے کی ادب میں شرکت نہ ہو تو لکھنے والا اپنا ہی بیٹھ کر لکھ سکتا ہے اور بند کمرے میں بیٹھ کر ادب لکھا گیا ہے۔

س:- آپ نے کہیں گوتم بدھ کے ایک قول کے حوالے سے لکھا ہے کہ ہر آدمی کے اندر ایک بچہ موجود ہوتا ہے جسے کہانیاں سننے کا شوق ہے۔ میں جس عہد میں ہوں اس میں آدمی کے اندر کا وہ بچہ مر گیا ہے۔ سوال اٹھتا ہے کہ اس بچے کی موت کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے؟

ج:- دیکھئے ایک معاشرہ جو اخلاقی لحاظ سے زوال پذیر ہوتا ہے اس کے اندر کا وہ بچہ مر جاتا ہے۔

جس تجربے سے کبھی ہم دوچار ہوئے، خود کشی کا کوئی صورت ہے سامان اکٹھا کرے اس تجربے کا اظہار کا چاہتا ہے۔

س:- قومی تحریکیں تو ہمارے ملک میں کئی چلی ہیں۔ ایوب خان کے خلاف تحریک، بھٹو کے خلاف اور پھر یکطرفہ خلاف ذوالفقار علی بھٹو کے خلاف تحریک، علاوہ ازیں مشرقی پاکستان میں چلنے والی تحریک جس کے نتیجے میں ہمارا ایک بازو ہم سے علیحدہ ہو گیا، اس کے باوجود ہمارے ادیبوں نے کبھی ان تحریکوں سے تاثر قبول نہیں کیا، حتیٰ کہ مشرقی پاکستان کے سانحے کا بھی ذکر آج تک نہیں کیا گیا۔

ج:- مشرقی پاکستان میں چلنے والی تحریک تو دراصل پاکستان کی خودکشی کا عمل تھا۔ اگر وہ واقعہ ہوتا تو شاید مجھے "بستی" لکھنے کا خیال بھی نہیں آتا۔

س:- لیکن اس ناول میں آپ اتنے INVOLVE نظر نہیں آتے جتنا کہ بعض دوسری تحریروں میں دکھائی دیتے ہیں؟

منفرد اور معروف افسانہ نگار انتظار حسین بے حد وضعدار اور کم گو آدمی ہیں، کم بولتے اور کم لکھنے کو زیادہ جانتے ہیں۔ اپنے مخصوص مزاج کی وجہ سے تنازعات میں الجھنا پسند نہیں کرتے، صرف گوشے ہوؤں کی جستجو کرتے ہیں اور ایک خاص زاویہ نگاہ سے زندگی کو دیکھنے اور اداس رہنے کے عادی ہیں۔ بہت پہلے حلقہ ارباب ذوق کی کسی نشست میں کسی نے ان کی قنوطیت پر اعتراض کیا تو جواب ملا کہ بندر کبھی قنوطی نہیں ہوتا۔ انہیں ہجوم میں وحشت اور تنہائی میں سکون ملتا ہے۔ اگر وہ شاعر ہوتے تو اردو ادب کو ایک اور میر کا تحفہ مل جاتا۔ تاہم وہ اپنے اسلوب اور طرز فکر کے اعتبار سے اردو کے منفرد افسانہ نگار ہیں۔ ان کا فلسفہ زندگی الوجود بیسا اشیکپوٹر افسانہ نگاروں کی طرح محض مطالعہ کی پیداوار نہیں ہے۔ ان کے باطن میں کچھ ایسے مسائل ہیں جو خود ان کی ذات اور حالات کے تصادم سے پیدا ہوئے ہیں۔ انتظار حسین خاموش ہوں تو محسوس ہوتا ہے آپ سے خفا ہیں اور کلام کریں تو اس میں مسکراہٹ سے زیادہ کام لیتے ہیں مگر ان کے افسانوں میں کہیں ایسی شفیق مسکراہٹ نہیں ملتی۔ اس میں تو بس ہجرت کا غم ہے، اخلاقی زوال کی کہانیاں ہیں، ماضی کی طرف لوٹ چلنے کی خواہش ہے، مستقبل کے بارے میں ڈرتے ہیں، شہروں سے بیزاری اور جنگلوں سے پیار ہے۔ انسانی رویے سے نالاں ہو کر چڑیوں اور درختوں سے خطاب ہے، مگر یہ بھی ان کے دوسرے ہم عصر افسانہ نگاروں کے ہاں بھی کہاں ملتی ہیں؟

زیر نظر انٹرویو میں انہوں نے کوئی نئی یا انوکھی بات کہی ہو یا نہیں۔ اس کا فیصلہ کرنے کے لئے آپ پہلے انٹرویو پڑھیں۔

ج:- یہ INVOLVEMENT کا مسئلہ ہے، میں اس تجربے کے بارے میں کیا کہہ سکتا ہوں۔

س:- بعض ادبی حلقوں میں یہ بحث بڑی سنجیدگی سے جاری ہے کہ اردو میں فکشن کی عمر ختم ہو چکی ہے اور اب شاعری میں بھی...

س:- کہا جاتا ہے اردو میں افسانہ لکھنے والوں کی خاصی تعداد ہے، ادیبوں کی اکثریت کا اسلوب تحریر یکسر ایک دوسرے سے بڑی حد تک مشابہ ہے۔ ایسا کیوں ہے؟

علاوہ ازیں کوئی ایک واقعہ بھی اتنا دور رس اور اس نوع کا ہو سکتا ہے کہ توقع سے لوگ اس تجربے سے گزرے ہیں لیکن پوری قوم اس تجربے سے گزر جائے مثلاً جلیانوالہ باغ کا واقعہ جو امرتسر میں پیش آیا تھا لیکن جس نے پوری قوم کو ہلا دیا۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ہجرت پوری قوم کا تجربہ ہے۔ علاوہ ازیں میں نے موضوعات بنا کر کبھی افسانے نہیں لکھے۔ بعض افراد ہجرت کے مسائل پر پریشانی کا اظہار کرتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ جب آپ مجھ سے یہ تقاضا کرتے ہیں کہ میں ہجرت کے تجربے کو فراموش کر دوں تب تو آپ مجھ سے ہجرت کے مسائل کو ترک کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اس تجربے کو فراموش کر دینے کے نتیجے میں جو مسائل پیدا ہوں گے وہ کیا ہوں گے۔

س:- انتظار صاحب! یورپ کی ہجرت صرف برصغیر کے مسلمانوں کا واحد تجربہ نہیں۔ فلسطین سمیت دنیا میں جگہ جگہ انسانوں کو ہجرت کے دکھ سے گزرنا پڑا ہے؟

ج:- جی ہاں! یہ ایک انسانی مسئلہ ہے۔ انسانیت ہجرت سے مسلسل دوچار رہی ہے۔ میں نے اسے اپنے قومی تجربے کے واسطے سے دیکھا ہے اور جس طرح ہر قوم اپنے تجربے کے ذریعے انسانی تجربے تک پہنچنے کی کوشش کرتی ہے، میں نے بھی اسی طرح پہنچنے کی راہ نکالی ہے۔

ج:- جی ہاں بالکل! غالباً ہمارے یہاں ڈرامے کے نہ پنپنے کا یہی سبب ہے۔ ٹیلی ویژن کے کسی ڈرامے میں اگر کوئی طبقہ EXPOSE ہو جائے تو احتجاج شروع ہو جاتا ہے۔ اسی لئے ٹیلی ویژن کسی ڈرامہ نگار کو لکھنے کی پوری آزادی نہیں دیتا۔ اس کے علاوہ سنسر کے خوف سے ٹیلی ویژن یا اسٹیج پر پوری طرح پیش کرنا ممکن نہیں ہے۔

س:- قرۃ العین حیدر کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

ج:- میں انہیں بہت بڑا ناول نگار سمجھتا ہوں بلکہ سچ پوچھئے تو ہمارے عہد کی اصل ناول نگار تو وہی ہیں، دوسروں نے تو چلتے چلتے ناول لکھ لیا ہے۔

س:- عبداللہ حسین کا ناول "اداس نسلیں" کے متعلق آپ کیا سوچتے ہیں؟

ج:- "اداس نسلیں" ایک اچھا ناول ہے۔

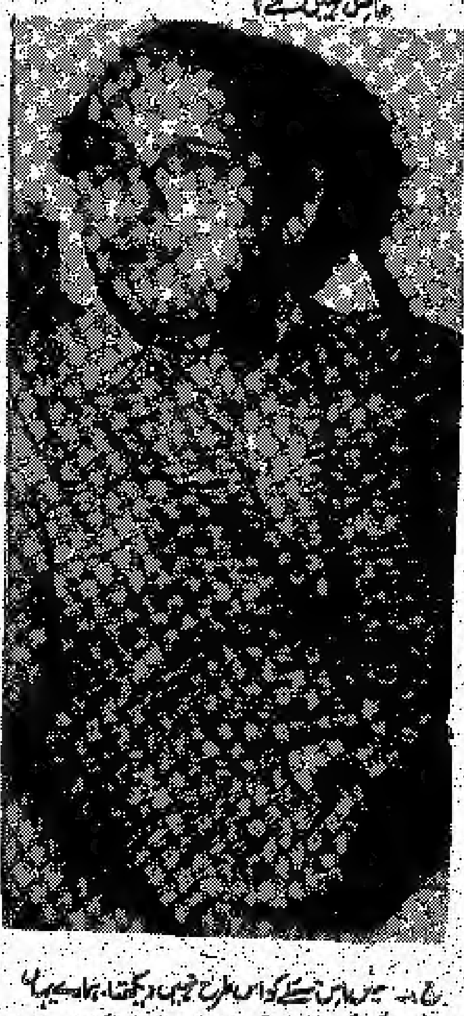
س:- قرۃ العین حیدر نے "کار جہاں دراز ہے" کی جلد دوم میں الزام لگایا ہے کہ "اداس نسلیں" ان کے مختلف ناولوں کی نقل کا چربہ ہے، اس سلسلے میں انہوں نے "اداس نسلیں" کے صفحات تک کا حوالہ دیا ہے۔ آپ نے دونوں ... ناول نگاروں کا مطالعہ کیا ہے۔ آپ کے خیال میں اس الزام میں کس حد تک صداقت موجود ہے؟

ج:- میں دوبارہ ناول پڑھ کر ہی کوئی رائے دے سکتا ہوں۔ اب وقت تو ٹھیک طرح سے یاد بھی نہیں رہے۔

س:- کون سی کون سی باتیں آپ کو یاد ہیں؟

ج:- دیکھئے اگر قرۃ العین حیدر نے یہ بات کہی ہے تو کوئی ٹھوس بات تو ضرور ہو گی۔

اداس نسلیں قرۃ العین حیدر کے ناولوں کا چربہ ہے؟



بندر کبھی قنوطی نہیں ہوتا!

دولاکھ روپے کی وصولی کیلئے بھٹو برادران کو نوٹس

مرتضیٰ اور شاہنواز کو رجسٹرار کے سامنے پیش ہونے کا حکم

کراچی ( ) ——— حکومت پاکستان کی طرف سے دولاکھ ۲۰ ہزار دو سو ۲۳ روپے ۹ پیسے وصول کرنے کے سلسلے میں پیپلز پارٹی کی رہنما بیگم نصرت بھٹو اور ان کے صاحبزادوں میر مرتضیٰ بھٹو اور میر شاہنواز بھٹو کے خلاف ... [illegible]



صدر ضیاء الحق ... نقوش کے ادبی معرکے نمبر کی تقریب رونمائی سے خطاب کر رہے ہیں

اردو اور پاکستان کا مستقبل لازم و ملزوم ہیں۔ صدر ضیاء الحق

علاقائی زبانوں کے الفاظ شامل کرنے چاہئیں۔ حکومت مثبت ادب کی حوصلہ افزائی کرے گی

لاہور ——— صدر ضیاء الحق نے کہا ہے کہ اردو اور پاکستان کا مستقبل ایک دوسرے سے وابستہ ہے۔ صدر آج یہاں ... نقوش کے ادبی معرکے نمبر کی تقریب رونمائی سے خطاب کر رہے تھے ... [illegible]

دوسری شادی کی اجازت نہ ملنے پر اندرا کی بہو مانیکا کا اقدام خودکشی

اندرا گاندھی نے اپنی بہو کو تمام اعانات واپس لے لی

مانیکا کو بے ہوشی کی حالت میں اسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے

نئی دہلی ——— بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی ... [illegible]

بھارت میں انسانی لاشوں کی چوری کی وارداتوں میں زبردست اضافہ

انسانی ہڈیوں کی برآمد سے بھارت نے پونے دو کروڑ روپے کا زرمبادلہ کمایا

لاشوں کی تدفین فوری طور پر کی جائے۔ حکومت سے ... [illegible]

نئی دہلی ——— ... [illegible]

پاکستانی سفارت خانے کا عارضی دفتر

ٹورانٹو اور اس کے نواحی علاقوں میں رہنے والے پاکستانیوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ پاکستانی سفارت خانے کا عارضی دفتر ٹورانٹو کے ... ہوٹل میں ۱۳ نومبر سے ۱۵ نومبر تک تین دن کھلا رہے گا۔ اوقات کار صبح ۹ بجے سے شام ... تک ... [illegible]

(416) 368-2511

آسٹریلیا میں پاکستانی کرکٹ ٹیم کا پہلا میچ بارش کی نذر ہو گیا

آسٹریلوی ٹیم نے پہلی اننگز میں ۳۰۵ رنز بنائے۔ پاکستان دوسری اننگز میں دو وکٹوں پر ۹۲ رنز

... [illegible]

سکھوں نے گرنتھ صاحب کی بے حرمتی کرنیوالوں کو ہلاک کرنا شروع کر دیا

مظفر نگر اور پنجاب کے متعدد شہروں میں قتل کی وارداتوں نے دہشت پھیلا دی

... [illegible]



پشاور میں رجسٹر ہونے والی یہ ساٹھ سالہ پرانی کار اچھرہ کی ایک کچی چاردیواری میں سڑ رہی ہے

ہٹلر نے اپنی کار علامہ عنایت اللہ مشرقی کو تحفے میں دی تھی

اس کار میں ... سفر کر چکے ہیں

لاہور ——— ... [illegible]



... [illegible]

مختصر مختصر اشتہارات

ضرورت رشتہ

اسلام آباد میں ملازم، صالح، سنت الجماعت ۲۵ سالہ ... کے لئے ... میں مقیم، تعلیم یافتہ اور خوبصورت لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ تفصیلات کے لیے ذیل کے پتہ پر خط لکھیئے:

1981 c/o al-Hilal

۲۷ سالہ پاکستانی ڈاکٹر کے لیے امریکہ یا کینیڈا میں مقیم، نیک، مسلم، خوبصورت، تعلیم یافتہ لڑکی کا رشتہ مطلوب ہے۔ ... خاندان کو ترجیح دی جائے گی۔ تفصیلات کے لیے اس پتہ پر خط لکھیئے:

S. K. c/o al-Hilal

ٹورانٹو میں سکونت رکھنے والی تعلیم یافتہ، باروزگار، طلاق شدہ خاتون کے لیے کسی شریف النفس، سنجیدہ مزاج، وسیع نظر مسلمان شخص کا رشتہ مطلوب ہے۔

N.N. c/o al-Hilal

مختلف مشرقی ممالک کے معزز خاندانوں کے لڑکے لڑکیوں کے مناسب رشتے موجود بھی ہیں اور مطلوب بھی ہیں۔ مزید تفصیلات کے لیے رابطہ قائم کیجیے:

P. BOX 73, Stn. "S"
MONTREAL, P.Q.
H4E 4H4

مسز زہرا توجہ فرمائیں

آپ کے ضرورت رشتہ کے اشتہار کے جواب میں ہمارے پاس کئی خط جمع ہو چکے ہیں۔ براہ کرم ہمیں فون کیجیے:

الہلال: 493-4374

MATRIMONIAL

Looking for an appropriate match for a 29 year old Muslim engineer, permanent resident of U.S, Salary $ 27 K/yr. belongs to Syed Sunni family of U.P. residing in Karachi. Please contact .

N.K. c/o AL-HILAL

MATRIMONIAL

35 year old Pakistani sunni Muslim professional well settled, U.S citizen invites matrimonial correspondence from well educated Muslimah from India or Pakistan.

B.M. c/o AL-HILAL

مختصر اشتہارات کا نرخ صرف ۵ ڈالر ہے جس کی پیشگی ادائیگی ضروری ہے۔

بھارت فرانس سے تین ارب تیس کروڑ ڈالر کا اسلحہ خریدے گا

ایٹمی میزائل برداری کے لئے کارآمد میراج ۲۰۰۰ طیارے خریدنے کے لئے بات چیت مکمل ہو گئی

اندرا گاندھی ۱۲ نومبر کو سمجھوتے پر دستخط کریں گی

کراچی میں چار طلبہ کو فوجی عدالت کی سزا

کراچی ۔۔۔ مرکزی فوجی عدالت نے چار طلبہ پیر بخش، محمد یوسف، حسن علی اور محمد حنیف کو کراچی میونسپل کارپوریشن کی ایک کوسٹر کی گاڑی کو آگ لگانے کے الزام میں ایک ایک سال قید بامشقت اور پانچ پانچ کوڑوں کی سزا دی ہے ان پر الزام تھا کہ انہوں نے ۲۳ مارچ کو عید گاہ کے قریب کراچی میونسپل کارپوریشن کی کوسٹر کی گاڑی کو روکا ڈرائیور کو مارا پیٹا اور گاڑی سے نکال کر گاڑی میں آگ لگا دی۔

فیصل آباد کے چیئرمین ۵ کونسلروں اور ۱۹ افسروں کے خلاف سرکاری رقم خورد برد کرنے کے الزام میں کارروائی

بھارتیوں کے لئے کینیڈا نے ویزے کی پابندیاں سخت کر دیں

احترام الحق تھانوی اور عابد زبیری پنجاب بدر

ایرانی جیلوں کے معائنے کی پیشکش

GROWING TOGETHER

نشو ونما

ایک ساتھ



کینیڈا والے ۔ جن کا مختلف ثقافتی پس منظر ہے اور جو کینیڈا کے مختلف حصوں سے تعلق رکھتے ہیں ۔ وہ ہمارے عظیم الشان ملک میں احساس فخر کے ساتھ پل بڑھ رہے ہیں ۔

گورنمنٹ نے دس سال قبل ہماری اس عظیم سرزمین میں ملٹی کلچرازم کی پالیسی کے باضابطہ نفاذ سے مختلف ثقافتوں کے وجود کو سرکاری طور پر تسلیم کیا تھا ۔ مختلف ثقافتی ورثے کہ جن سے ہماری قوم کی تشکیل ہوئی ہے کے درمیان جذبۂ اتحاد کی روز افزوں ترقی کے لئے یہ ایک نیا عہد تھا ۔

GROWING TOGETHER
ANNIVERSARY
10
MULTICULTURALISM CANADA
MULTICULTURALISME CANADA
ANNIVERSAIRE
S'ÉPANOUIR ENSEMBLE

اس دسویں سالگرہ کے موقع پر ملٹی کلچرازم کے بارے میں ہمارا عہد پہلے سے کہیں زیادہ پائیدار ہے اور کل پر اور بھی تابندہ ہو گا ۔
تو آئیے ہم سب مل کر اپنے ماضی حال اور مستقبل کا جشن منائیں ۔ مستقبل جو ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان بہتر اتحاد لا رہا ہے گا ۔۔۔ باہمی نشو ونما ۔

Canada

Minister of State Multiculturalism | Ministre d'État Multiculturalisme

میں نے سیاستدانوں اور عوام سے مشورہ کیا۔ ان کے درمیان واضح اختلاف رائے ہے۔ مارشل لاء اٹھنے کا امکان نہ بعید ہے نہ قریب

مجھے عوام کی مکمل حمایت حاصل ہے: ضیا

امریکہ سے ملنے والا اسلحہ اتنا کم ہے کہ وہ بھارت کیلئے خطرہ نہیں بن سکتا

بھارت کی طرف سے جدید ترین ہتھیاروں کی خریداری پر ہم نے کبھی اعتراض نہیں کیا

روس کو افغانستان میں ناکامی ہوئی۔ اب وہ مسئلہ کا حل چاہتا ہے

آجکل وہ بڑے احترام اور عقیدت سے اپنی ذات اور صفات کا مطالعہ کر رہے ہیں

اندیشۂ شہر

غریب شہر کے قلم سے

منتخب افسانہ

جیلانی بانو

اے دل اے دل

یہ محبت والی بھی عجیب شے ہے کہ دھواں سا ہے جل جائے تو نظر نہیں آتی اور نہ ملے تو اس کے سوا کچھ سجھائی نہیں دیتا۔ مجھ سے کوئی پوچھے کہ میں نے صرف عورت کی خوبصورتی کا زہر پیا ہے۔ یہ شہر زہر کتنے رنگ رنگ میں دوڑ رہا ہے جو میری سانسوں تک میں کڑواہٹ گھول گیا ہے۔

آج رات کیسی سرد ہے۔ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو رہے ہیں جیسے بند دروازوں اور بند دلوں کو آج صبح سے یخ لگی ہوئی تیز ہوا آج ہر بدن کو سرد کر دے گی۔

آج دس برس کے بعد طارق آیا تھا مگر وہ اپنے ساتھ کیا کیا لے گیا۔ میں اس آدمی کی طرح گرا جا رہا ہوں جس کے سر پر دس من کا بوجھ رکھا ہوتا ہے۔ میں نے قلم کو نہ سینے سے لگایا نہ کچھ پیا پتہ نہیں آج مجھے کیا ہو گیا تھا۔

آج میرے موڈ کو کیا ہو گیا ہے۔

سب میرا ساتھ چھوڑ چکے ہیں کوئی میرے پاس نہیں ہے جمیلہ بھی۔۔۔۔ وہ اپنے بچوں کو سینے سے لگائے گرم لحاف میں زندگی بھر کی نیند سو رہی ہے کتنا سکون ہے میری بیوی کے چہرے پر۔ وہ بالکل نہیں جانتی کہ اس نے اپنی اس معصومیت اور بھولے پن حسین چہرے کی آگ سے کسی کی پوری زندگی تباہ کر ڈالی ہے۔

کوئی مجھ سے پوچھے کہ میں نے زندگی بھر کیا کیا ہے بس یہی نا کہ ایک عورت کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے انتظار کرتا رہا۔

اس انتظار میں لڑکپن سے بڑھاپے کی سرحد پر آ گیا اسی دھن میں زندگی کے سارے لطف تمام مزے، امنگوں کی عمر کا تمام حسن سب میرے آس پاس سے مجھے چھوئے بغیر گزر گئے۔ اپنے اوپر لحاف تان کر میں تاریکی کی گود میں چھپ جاتا ہوں جیسے اب مجھے باہر کی روشنی سے کتنی نفرت ہے اور بستر بنا دینے والی چاندنی کے جادو سے کوئی سروکار نہ ہو۔ اندھیرے میں آنکھیں کھول کر میں پندرہ سال پہلے کی زندگی کی ایک ایک یاد کو سامنے رکھ رہا ہوں۔ وقت کی گرد جھاڑ پونچھ کر انہیں چمکا رہا ہوں۔

میں اس وقت کہاں ہوں کہاں آ گیا ہوں میرے پاس پلنگ پر میرے تینوں بچے سو رہے ہیں اور وہ۔۔۔۔

وہ عورت جو میری بیوی ہے وہ ہمیشہ دوسرے پلنگ پر اپنے بچوں کے ساتھ سوتی ہے کیونکہ میں ہمیشہ اس سے دور رہا ہوں۔ جب کبھی وہ جیسے کسی بھکاری کی طرح ذرا دیر کے لئے میں اسے اپنے پاس بلاتا تو میرے تصور میں کوئی اور عورت ہوتی۔

اور اس وقت میں یہ سوچ کر خود کو آگ میں جلنے لگتا کہ وہ بھی کسی مرد کی بانہوں میں ہوگی۔

پھر میں جمیلہ کو پلنگ پر دھکیل دیتا اور اپنی سسکیوں کو حلق میں دبا کر خود ہی پلنگ پر گر جاتا کچھ دن بعد جمیلہ اس بھید کو سمجھ گئی تھی ایسے وقت میں وہ میرے بالوں پر ہاتھ پھیرنے لگتی۔

اپنا سر میرے کاندھے سے لگا کر کہتی۔ کبھی مجھے بھی تو بتایئے وہ کون تھی؟۔۔ کہاں ہے۔۔؟

اس رات ہم دونوں جاگتے رہتے ہیں۔ اسی کی یاد میں اور جمیلہ میرا ساتھ دینے کے لئے۔ جمیلہ کا ہاتھ میرے ہاتھ میں ہوتا جمیلہ کے کاندھے پر میری گردن ہوتی اس کے کھلے ہوئے بال میرے آنسوؤں سے بھیگ جاتے۔ کیسی عجیب عورت ہے یہ جمیلہ۔ مجھے اکثر تعجب ہوتا ہے کہ وہ مجھے چھوڑ کر کیوں نہیں چلی جاتی ہے وہ مجھ سے کیا پانے کی امید میں بیٹھی ہے

مرد کی بھی عجیب ذات ہوتی ہے۔ عشق کے دھندے میں وہ کبھی بیوی کو شامل نہیں کرتا۔

بیوی کا زندگی میں سالن کی طرح ایک ضرورت بن جاتی ہے لیکن اس کی زندگی کی تکمیل ہمیشہ محبوبہ سے ہوتی ہے۔ وہ اَن کہا جذبہ۔ وہ بے نام سی تڑپ۔

دل کی وہ گرہیں جو کسی کے چاہنے سے کھل جاتی ہیں میرے معاملے میں بند پڑی تھیں اور میں پردا میں دکھنے والے زخم کی طرح یادوں کے گھاؤ کو سمیٹے بیٹھا تھا ایک ایسے دکھ کو جو صرف میرا تھا مجھے خود یاد نہیں تھا کہ یہ قصہ کب شروع ہوا میں فرسٹ ایئر کے لئے پہلی بار کالج آیا تو طارق سے دوستی ہو گئی۔

اس سے پہلے تک اماں کی سخت نگرانی میں پلا ہوا ہائی سکول کا ایک بھولا بھالا لڑکا تھا۔ اکیلے کہیں جانے کی اجازت ملی تھی نہ رومانی ناول پڑھنے کی۔ اماں سخت نگرانی کرتی تھیں۔ ابا کہتے تھے کہ لڑکوں کا کام صرف یہ ہے کہ دن رات پڑھیں۔

میں بھی اپنی اس حالت پر قانع ہو چکا تھا کہ شریف لڑکوں کا یہی وطیرہ ہوتا ہے۔ مگر کالج میں طارق کیا ملا کہ اس نے اماں کے سارے احکام دماغ سے نکال دیئے طارق بڑا چھٹا ہوا تھا وہ میرے سامنے ایسی ایسی باتیں لے بیٹھتا کہ گھبراہٹ کے مارے میرا برا حال ہو جاتا تھا۔

ایک دن ہم دونوں کالج جا رہے تھے کہ اچانک طارق نے اوپر دیکھتے ہوئے کہا کھڑی ہے۔۔۔۔ کھڑکی پہ ارے ہائے ہائے اندر چلی گئی۔

کون؟ کون تھی؟ میں نے اوپر دیکھتے ہوئے پوچھا۔ یار تجھے شاعری کرنا آتی ہے؟"

"شاعری"؟ میں نے ڈرتے ڈرتے کہا۔ بس تھوڑی تھوڑی ابا بہت اچھے شاعر ہیں۔

"ارے ہٹ یار۔ ہمیں ایسی باسی پھیکی شاعری نہیں چاہئے۔ کاش۔۔۔۔ کاش"

"تو نے کوئی شاعر سے دیکھ لے"

"کیسے"؟ میں نے پھر ڈرتے ڈرتے پوچھا

"ارے اسی پری رخ، شعلہ بدن، ماہ پارہ کو، یار خدا کی قسم رنگ تو ایسا ہے جیسے گلاب جامنوں کا کھویا گوندھا گیا ہو۔

اور ہونٹ ایسے رسیلے کہ۔۔۔۔ وہ بڑی شرارت سے میری طرف دیکھنے لگا۔

میرے تو جانے کیوں ہاتھ پیر ٹھنڈے ہونے لگے اس دن کلاس میں مجھے کچھ سنائی نہ دیا گھر آیا تو ان تو سامنے رہا تھا میں نے کھانا نہیں کھایا اور آنکھیں بند کر کے لیٹ گیا۔ دیر میں بھرے ہونٹ میرے بالکل قریب آ جاتے تھے اور میں کانپ جاتا۔

پھر گھبرا کر ادھر ادھر دیکھتا کہ کہیں اماں کو تو میرے خیالوں کی آواز نظر نہیں آ رہی ہے اس دن میں اماں کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھا تو میں نے ڈرتے ڈرتے کہا۔ "اماں تم گلاب جامن کیوں نہیں بناتیں؟

"اچھا کل بناؤں گی۔" اماں کو طرح طرح کی مٹھائیاں بنانے کا بڑا شوق تھا۔

"اماں گلاب جامنوں میں کیا کھویا ڈالتے ہیں؟" میں نے جانے کیوں پوچھ لیا۔

ہاں کھویا۔۔۔۔ میدہ۔۔۔۔ شکر۔۔۔ اور گھی۔۔۔۔

میں نے اپنے ہونٹ دانتوں میں دبا کر سوچا کہ میں بھی شاعر بنوں گا۔

اس دن شام ہوتے ہی میں بڑی بے تابی سے باہر نکلا اور اسی جگہ کھڑے ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

ایک موٹی سی ادھیڑ عمر کی پنجابن سوپ لئے بالکنی میں آئی اور کچرا کے بیچ اور چھلکے نیچے پھینک گئی۔ پھر دو لڑکے لڑتے ہوئے گزر گئے۔ ایک موٹا سیاہ فام مرد ریلنگ سے نیچے جھک کر ناک صاف کرنے لگا۔

اوپر دیکھتے دیکھتے میری گردن دکھ گئی۔ ڈھیلے ڈھالے قدموں سے میں گھر کی طرف لوٹ آیا۔ "ابلا یار"۔

ملا ہاتھ گلاب جامن والا ہاتھ۔

ابھی ابھی جب میں تجھے لینے آ رہا تھا تو طارق ہانپ رہا تھا۔

"تو کیا ہوا۔"

میرا دم سینے میں اٹک رہا تھا "یار آج تو گلابی کپڑے پہنے ہوئے ہے بس کچھ نہ پوچھ۔

خدا کی قسم میں نے تو آج اس کے اوپر سے سورج چاند ستارے سب وار کر پھینک دیئے۔ شعلے کی طرح دہک رہی ہے کم بخت کچھ دیکھیں۔"

بے خودی میں طارق کا ہاتھ پکڑ کے تقریباً بھاگنے لگا۔

وہ جو شرٹ الگنی پر پڑی ہے نا۔ ابھی کی ہے کل بھی شرٹ پہنے ہوئے تھی۔

سیاہ پرنٹیڈ شرٹ الگنی پر پڑی جھوم رہی تھی۔ اترا رہی تھی۔ جیسے ہنس ہنس کر ہم دونوں کو ستا رہی ہو۔

بس کمر تو اتنی سی ہے۔ طارق نے اپنے انگوٹھے اور پہلی انگلی کو ملا کر دائرہ سا بنا دیا میری رگ رگ میں تیز شراب کا نشہ دوڑ رہا تھا۔ میرے سامنے ایک ہیولا سا ابھرا۔

ایک شعلہ بدن، پری رخ، ماہ وش ابھری حسینہ جیتی جاگتی سحر انگیز۔

چل یار۔ گلاب جامن کھانے کو جی چاہ رہا ہے۔ طارق نے ٹہوکا لگا کر کہا۔

حلوائی کی دکان پر جب ہم دونوں کھڑے گلاب جامن کھا رہے تھے تو طارق کو بالکل احساس نہ تھا کہ میرے بدن پر کیسا لرزہ طاری تھا۔ اتنی پتلی کمر۔ کیسی نازک ہوگی وہ۔ بستر میں لیٹ کر سوچا۔

گلابی لباس میں چمکتی گلاب جامن کی طرح مزہ دار میرے سینے میں ہلکا ہلکا سا درد ہونے لگا۔ لڑکپن کی اداسی اور تنہائی نے مجھے آ گھیرا اور ایک غیر محسوس خودی پر میری آنکھیں چھلک پڑیں۔

میں نے اسے ابھی تک نہیں دیکھا۔ ہلکی ہلکی سسکیوں سے میرا بدن لرزنے لگا۔

جب آدمی کسی ایک کا ہو جاتا ہے تو ساری دنیا کتنی بے معنی سی لگتی ہے کیسے اچانک بہت دور چلی جاتی ہے۔

میرے چاروں طرف اجنبی دیواریں اٹھنے لگیں کہانیوں کے بھولے بسرے کرداروں کی طرح میں اماں، ابا، اور بہن بھائیوں کو دیکھنے لگا۔ اب میں صرف اسی کا ہوں۔

ہائے ہائے جیتے وقت کانوں میں کیسے پیارے سے گرتے سے پڑ جاتے ہیں جی چاہتا ہے پر لگ جائیں اور اس کے پاس پہنچ جاؤں۔

طارق آج پھر موڈ میں تھا کیا قسمیں دے کہ رہنا تھی؟ میں نے۔۔۔۔ ارے نہیں یار۔

ہم دونوں کھیا کے ہنسنے لگے۔

تم نے اب تک اسے نہیں دیکھا۔ ایک روز طارق نے تعجب سے پوچھا نہیں مگر میں تو۔۔۔۔ میں نے سوچا یہ کہ۔۔۔۔ گو۔۔۔۔ میں ہکلانے لگا۔

اور پہلا پیار ہے۔

خدا کی قسم سوچتے تو ہم بھی ہیں مگر۔۔ مگر کیا۔۔۔ یہی کہ ہاتھ کیسے لگے۔

پھر نہ جانے کیا سوچ کر طارق نے کہا سنو شہید!

وہ کمال نہرو بالی ٹیکنک میں پڑھتی ہے۔ کسی روز ودیا سے ملاقات کرنے کے بہانے سے وہاں چلے جاؤ۔ ودیا سے اس کی گہری دوستی ہے۔

مگر مجھے کس نے بتایا۔

میں نے تعجب سے سوچا کہ طارق کیسے اس قدر بڑے بڑے مرحلے طے کر ڈالتا ہے ودیا ہم دونوں کی دوست تھی اور ہماری کلاس فیلو بھی رہ چکی تھی۔

پھر ایک روز طارق نے ودیا سے کہا "ودیا! ذرا اس شعلہ بدن، پری رخ ماہ پارہ کی ایک جھلک شہزادہ میاں کو بھی دکھا دو یہ بے چارے اس کے تصور میں بولائے بولائے پھرتے ہیں۔

تم دونوں تو پاگل ہو گئے ہو۔ ودیا نے برا مان کر کہا۔ وہ بے حد شریف لڑکی ہے۔

اگر اسے اس بات کا علم ہو گیا تو وہ بیچاری کے خوف سے زہر کھا لے گی۔

ودیا کے جانے کے بعد میرے پاؤں من من بھر کے ہو گئے میر، درد، غالب اور داغ کے منہ چڑانے کتنے شعر میرے کانوں میں گونجنے لگے۔ چلمن کے پیچھے دیکھنے والے اس مکھڑے پہ میں سو جان سے نثار ہو گیا ایک پردہ نشین حسینہ کے تصور کو میں نے اپنے ہوس آلودہ دل سے بہت اوپر بٹھا دیا۔

کئی بار میں کملا نہرو گرلز پالی ٹیکنک میں گیا مگر اس خیال سے دل دہل دہل گیا کہ میری نظر اس پر نہ پڑ جائے۔

وہ ایک ماورائی ہستی تھی جس کے گرد میں گھوم رہا تھا میں اسے پانے کے لئے مرا جا رہا تھا اور اسے دیکھنے کی تاب نہیں رکھتا تھا۔ آج سوچتا ہوں یہ کیسا افلاطونی عشق تھا میرا۔

مگر اس وقت انگریزی کا ناولوں اور شاعری اور مولانا قدیر کی فلموں نے میری احمقانہ جوانی کو ایک ایسا رومانی سا رنگ دے دیا تھا جس سے باہر نکلنا مشکل تھا۔

جب دل میں کوئی بھید ہو تو بدن کیسا بھاری بھاری لگتا ہے یادوں کے بادل ہر وقت چھائے رہتے تھے پھر اچانک کہیں سے آندھی سی آ جاتی ہے اور مجھے کچھ سجھائی نہیں دیتا۔ دور کہیں سے اپنے آپ کو خوابوں کے دشت میں تنہا بھٹکتے ہوئے دیکھتا ہوں یہ سب کیسے ہو گیا تھا۔ میں خود حیران تھا

میرے میں ایک مرہم ساتھ تھا کی مانند جم گیا تھا میں نے ایک مہ وش کو زندہ بدن دے کر سپرد کر دیا جس کی عظمت میں تھی اسے چھونے یا پانے میں۔

پھر میں نے شاعری شروع کی۔ ایک سب شعلہ بدن پری رخ کے لب و رخسار کی شاعری۔ طارق نے سنی تو بہت۔

پھر جانے کب انجرنگ کا ڈپلومہ لیا تو میری شاعری کالج سے نکل کر شہرت شاعروں تک پہنچ گئی میں کالج کی لڑکیوں کا پسندیدہ شاعر بن گیا۔ لیکن میرے دل کی آگ اور بھی تیز ہو گئی۔ دکھ اور جدائی کے آنسوؤں میں ڈوبے ہوئے اپنے اشعار پر میں خود ہی روتا تھا۔

طارق میڈیکل میں جا چکا تھا اس لئے اس موضوع پر بات کرنے والا اب کوئی نہ رہا۔

کئی بار میری صورت پر پرستے ہوئے سوال میری بہنوں نے کرید ڈالے اور اصرار کیا کہ میں اپنے لئے کوئی لڑکی تلاش کروں۔

مگر میں اسے کہاں ڈھونڈتا، وہ بالکنی تو اب خالی ہو چکی تھی کئی بار ودیا سے ملا مگر اس سے بات کرنے کی ہمت نہ پڑی اتنے بڑے شہر میں جانے وہ کہاں ہوگی؟ ایک مرتبہ میں سر شام کہیں جا رہا تھا تو اچانک ایسا لگا جیسے ساری کائنات گلابی رنگ میں نہا گئی ہے۔

ایسا کیوں ہو رہا ہے۔

میں نے تعجب سے پوچھا۔ ضرور وہ یہیں کہیں مسکرا رہی ہوگی دیوانوں کی مانند میں نے سارے مکانوں کی بالکنیاں اور کھڑکیاں دیکھ ڈالیں۔ آخر ایک روز میری بہن نے قصہ ختم کر دیا۔ ہم نے آپ کے لئے ایک لڑکی دیکھ لی ہے بہت خوبصورت ہے۔ گوری اچھی جوان ہیں لیکن، ہنسے تو گالوں میں گڑھے پڑتے ہیں گلابی کپڑوں میں تو بالکل ایک گلاب سی لگتی ہے" یہ خصوصیات میری بہن نے میری نظموں سے اخذ کی تھیں۔ پھر وہی ہوا۔ شادی کی رات میں یوں روتا جیسے سر بازی ہار گیا ہوں پھر میں نے گھونگھٹ اٹھا کے اپنی دلہن کو دیکھا۔

لیکن اب میری تشنگی اور تیز ہو گئی تھی۔ وہ مل جاتی تو۔۔۔۔

اچھی بیوی جمیلہ کی جگہ میں نے اسے ہر طرح سے سجا کر دیکھا۔ مجھے اپنے بچے اسی کی گود میں ہمکتے نظر آتے اور میں کھوئی کھوئی نظروں سے ہر طرف اسے ڈھونڈھنے جاتا۔ ہر خوبصورت عورت میں مجھے اس کی ایک نہ ایک ادا ملتی اور میں چند روز تک اسی عورت کا دیوانہ ہو جاتا۔

اسے یاد کرنے کے لئے میں نے شاعری کی اور اسے بھلانے کے لئے شراب پی اور پھر میں شراب میں ڈوبتا ہو گیا مگر وہ مجھے اب اور تیزی سے یاد آنے لگی اس کی یاد میری رگوں میں خون بن کر دوڑنے لگی تھی اور آج۔۔۔ آج دس برس بعد طارق آ گیا۔

وہی روشنیاں بکھیرتے ہوئے قہقہے ویسا ہی تیز طرار۔

اسے دیکھتے ہی میرے صبر کا پیمانہ چھلک اٹھا۔ میرا جی چاہا طارق سے لپٹ کر زور زور سے رو دوں۔

وہی تو مجھے اس آگ میں دھکیل گیا تھا میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ آج اپنے غم کا سارا حال اسے سناؤں گا۔

میرے اداس چہرے پر آنسوؤں سے بھیگی ہوئی آنکھوں کو دیکھ کر اس نے مسکرا کر پوچھا "اور سناؤ یار، اپنے افلاطونی عشق کا انجام؟

میرے جواب دینے سے پہلے جمیلہ اندر آ گئی ہاتھ میں اسنیکس کی ٹرے لئے نظریں جھکائے چپ چاپ، اس نے جھک کر طارق کو سلام کیا تو طارق نے بڑے غور سے دیکھا۔

پھر ایک دم اچھل پڑا۔ حیرت میں اسے کئی سلام کر ڈالے اور جمیلہ جب چلی گئی تو اس نے ہنس کر کہا۔

یار تو تو بڑا ہی سنہرا نکلا۔ کیوں کیا ہوا۔۔؟

بڑی مصیبتیں ہوگئی۔

تو بڑا ہی قسمت والا ہے اسے ہم کہ ماہ پارہ کہتے تھے یہی تو ہے۔۔ وہ شعلہ بدن۔۔۔ گلاب جامن والی۔۔

fortnightly

al-Hilal

VOL.10, NO.16
NOVEMBER 5, 1981
Phone: 424-1989, 493-4374

50 ¢

338 Hollyberry Trail
Willowdale, Ont.
Canada M2H 2P6

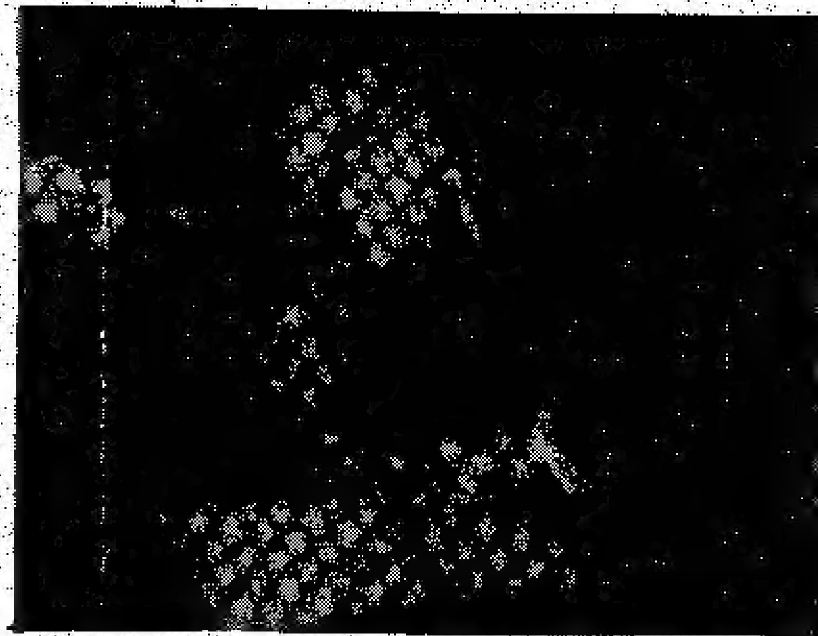


إنا للہ و إنا إلیہ راجعون ۔ إنا للہ و إنا إلیہ راجعون ۔ إنا للہ و إنا إلیہ راجعون ۔ إنا للہ و إنا إلیہ راجعون

خان عبدالقیوم خان انتقال کر گئے

تحریک پاکستان کے ممتاز رہنما دل کے دورے سے جانبر نہ ہو سکے

اسلام آباد ۔۔۔ (ریڈیو پاکستان) تحریک پاکستان کے ممتاز رہنما معروف سیاستدان اور صوبہ سرحد کے سابق وزیر اعلیٰ خان عبدالقیوم خان کل رات یہاں پولی کلینک میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم پر دل کا دورہ پڑا تھا۔ ان کی عمر ۔۔۔ سال تھی۔ خان عبدالقیوم خان وفاقی وزیر داخلہ بھی رہ چکے ہیں۔ بعد میں پاکستان مسلم لیگ کے صدر خان قیوم کا انتقال رات ۱۰ بجے ہوا۔ ان کو کل رات دل کا دورہ پڑا تھا جس کے بعد انہیں پولی کلینک میں داخل کرا دیا گیا تھا۔ ممتاز ماہرین امراض قلب نے ان کی جان بچانے کی حتی المقدور کوشش کی لیکن انہیں کوئی کامیابی نہ ہو سکی۔ مرحوم نے پسماندگان میں ۔۔۔ لڑکیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ ان کا جنازہ کل صبح پشاور سے اٹھایا جائے گا۔ خان عبدالقیوم کو پشاور میں ان کے آبائی قبرستان میں سپرد خاک کیا جائے گا۔ مرحوم نے قائد اعظم کے قریبی ساتھی اور تحریک پاکستان کے سرگرم کارکن کی حیثیت سے صوبہ سرحد میں ۱۹۴۷ء کے ریفرنڈم میں پاکستان کے لئے زبردست مہم چلائی اور کامیابی حاصل کی۔ گذشتہ رات ان کو جب اسپتال لایا گیا تو ان کی دل کی دھڑکن بند تھی۔ انتقال کے وقت ان کی بیوی اور ۔۔۔ بڑے بیٹے ۔۔۔ ان کی زندگی کے آخری ۲ گھنٹوں میں ۔۔۔ ڈاکٹروں نے مصنوعی طریقوں سے ان کے قلب کی حرکت جاری رکھنے کی کوشش کی مگر ناکام رہے۔ ۔۔۔ جمعیت پولی کلینک کے تمام ناموروں ڈاکٹروں کو سنبھالنے کی کوشش کرتے رہے لیکن ایسا نہیں ہوا کہ ان کی حالت سنبھلے ۔۔۔ انہوں نے کل مسلم لیگ کے کارکنوں سے گفتگو بھی کی۔ مرحوم خان قیوم کے ایک ساتھی ۔۔۔ کے مطابق خان قیوم کی صحت آخری وقت تک اچھی رہی ۔۔۔ پہلے چل رہے تھے۔



[illegible]

ایمنسٹی انٹرنیشنل سامراجی مفادات کا نگہبان امریکی ادارہ ہے • امام خمینی

اسلامی جمہوریہ ایران کے بانی کی جانب سے ایمنسٹی انٹرنیشنل کے کردار کی شدید مذمت

تہران ۔۔۔ [illegible]

جمعیت پی این اے کو بحال کرنے کے حق میں ہے

مسلم لیگ کے مختلف گروپوں کے اتحاد کا فی الحال امکان نہیں

کراچی ۔۔۔ [illegible]

افغان طیارے پاکستان میں گھس آئے

اسلام آباد ۔۔۔ جمعرات کی صبح ۶ بجکر ۔۔۔ افغانستان کے دو لڑاکا طیاروں نے پاکستان کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کی۔ سرکاری اعلان کے مطابق یہ طیارے پاکستانی علاقے پر ۳ ہزار فٹ کی بلندی پر پرواز کرتے ہوئے افغان طیارے شمالی وزیرستان کی ایجنسی کے علاقے میں داخل ہوئے اور ۔۔۔ منٹ تک پرواز کرنے کے بعد واپس چلے گئے۔

پاکستانی سفارت خانوں میں نئے پریس قونصلر اور پریس اتاشی مقرر ہونگے

ان اتاشیوں کی تقرری کے لئے جنرل ضیا خود انٹرویو کرینگے

اسلام آباد ۔۔۔ حکومت پاکستان نے [illegible]

سادات کی یاد میں محفل موسیقی

تل ابیب ۔۔۔ [illegible]

"الہلال" کی سالانہ زر خریداری کی شرح میں اضافہ

کینیڈا میں حالیہ ڈاک کی ہڑتال کے بعد محکمۂ ڈاک نے شرح ڈاک میں ۔۔۔ اضافہ کا اعلان کیا ہے ۔۔۔ "الہلال" کی سالانہ زر خریداری سترہ ڈالر کر دی گئی ہے ۔۔۔ [illegible]

بھارت فرانس سے ڈیڑھ سو میراج طیارے خریدے گا

پیرس میں دونوں ملکوں کے درمیان مذاکرات شروع ہو گئے

[illegible]